مولانا حکیم محمود احمد ظفر

رسول اللہ ﷺ کی چند پیش گوئیاں

مختلف فتنوں کا ظاہر ہونا:

فتنہ کی جمع عربی میں فتن ہے اور فتنہ کا لفظ علامہ زبیدی نے لکھا ہے کہ کسی چیز پر اترانا۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ہے:
رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا (ممتحنہ:۵) ''اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا۔''
یعنی کافروں کو ہم پر غالب نہ کردے کہ وہ ہم کو دیکھ کر اترائیں اور یہ گمان کریں کہ وہ ہم سے بہتر ہیں۔

یہاں فتنہ سے مراد کافروں کا اپنے کفر پر اترانا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''میں نے مردوں پر عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مرد عورتوں پر اتراتے رہیں گے اور آخرت سے غافل ہوجائیں گے۔ فتنہ کا معنی گمراہ کرنا اور جنون بھی ہے۔ ازہری اور علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ فتنہ کا معنی ابتلاء اور امتحان ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

أَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ (عنکبوت:۲)

''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ اس کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔''

یعنی ان کا امتحان لیا جائے گا، جس سے ان کے ایمان کی حقیقت واضح ہوجائے گی۔ حدیث میں ہے:

''تم میری وجہ سے آزمائش میں مبتلا کیے جاؤ گے اور قبر میں تم سے امتحان لیا جائے گا یعنی میرے متعلق سوال کیا جائے گا۔ یہ آزمائش مال اور اولاد میں بھی ہوتی ہے۔''

چنانچہ قرآن حکیم میں ہے: **وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ** (الانفال:۲۸)

''اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔''

(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: لسان العرب ۱۳/ ۳۱۷۔۳۲۱، النہایہ لابن اثیر ۳/ ۴۱۰۔۴۱۱)

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بڑے بڑے فتنے ظاہر ہوں گے جن سے حق و باطل میں تلبیس واضح ہوگا اور ایمانوں میں تزلزل پیدا ہوگا۔ یہاں تک کہ آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور رات کو کافر ہوجائے گا اور رات کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائے گا۔ جب کوئی فتنہ ظاہر ہوگا تو مومن کہے گا کہ یہی میرے لیے باعث ہلاکت ہے۔ لیکن جب وہ فرو ہوگا تو پھر دوسرا فتنہ اسے آگھیرے گا۔ ایسے ہی قیامت

تک کے لیے فتنوں کا ایک لامتناہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ چنانچہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے قبل اندھیری رات کی طرح فتنے ظاہر ہوں گے اور (ان فتنوں کی وجہ سے لوگوں کے ایمانوں میں اس قدر جلدی تبدیلی آئے گی کہ) ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو رات کو کافر ہوجائے گا اور رات کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوجائے گا۔ اس میں بیٹھنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس ان حالات میں تم اپنے نیزے توڑ دو، اپنی کمانوں کو کاٹ دو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر مار کر کند کر دو۔''

(مسند احمد بن حنبل ۴/ ۴۰۸، ابوداؤد مع عون المعبود ۱۱/ ۳۳۷، ابن ماجہ ۳/ ۱۳۱۰، مستدرک حاکم ۴/ ۴۴۰
وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ)

اسی طرح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان فتنوں کے واقع ہونے سے قبل نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا اور رات کو کافر ہوجائے گا اور رات کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائے گا۔ معمولی سی دنیوی منفعت کے عوض اپنی متاعِ ایمان فروخت کرڈالے گا۔'' (مسلم مع شرح نووی ۲/ ۱۲۳)

ان احادیث کے علاوہ اور بھی کئی احادیث ہیں، جن میں قیامت سے قبل مختلف فتنوں کے واقع ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو مسلم کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلیفۃ والاول فالاول وغیرہ)

پھر نبی کریم ﷺ نے جہاں ان فتنوں کے وقوع کی خبر دی، وہاں یہ بھی بتادیا کہ ان فتنوں کا منبع مشرق ہوگا۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف ہاتھ سے یہ اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک یہاں فتنہ ہے، بے شک یہاں فتنہ ہے، بے شک یہاں فتنہ ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ آپ (ﷺ) نے یہ تین بار فرمایا۔ (بخاری مع فتح الباری ۱۳/ ۴۵، مسلم مع نووی ۱۸/ ۳۱)

ایسے ہی ایک اور حدیث میں جو سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے باہر آ کر یہ فرمایا:

''کفر کی چوٹی ادھر سے نکلے گی، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے، یعنی مشرق سے۔'' (مسلم ۱۸/ ۳۱۔۳۲)

اسی سلسلہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! ہمارے صاع اور مدّ میں برکت عطا فرما۔'' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی! عراق کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائیں۔ فرمایا: ''وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا اور وہاں سے فتنے جنم لیں گے اور ظلم کی آندھی مشرق سے اٹھے گی۔''

(رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات، مختصر الترغیب والترہیب ۲/ ۸۷)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ:

''پہلے فتنے مشرق ہی سے نکلے تھے اور وہ مسلمانوں میں تشتت وافتراق کا سبب بنے اور شیطان اسی شے کو بہت پسند کرتا ہے اور اس پر خوشی اور مسرت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ اسی طرح بدعات کا منبع بھی مشرق ہی ہے۔'' (فتح الباری۔۱۳/۴۷)

خوارج، شیعہ، روافض، باطنیہ، قدریہ، جہمیہ، معتزلہ اور اکثر مقالات کفر کی ابتداء اور ان کا منبع عراق ہی تھا اور پھر فارس سے مجوسیت، زردشتیت، مانویت، مزوکیت وغیرہ فرقوں نے جنم لیا اور آخر میں قادیانیت، سبائیت، بابیت وغیرہ نے بھی مشرق ہی سے وجود پایا۔ فتنۂ تاتار بھی مشرق ہی سے اٹھا اور تمام دنیا جانتی ہے اور تاریخ کے اوراق اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اس تاتاری فتنے نے کسی قدر قتل وغارت کیا اور آج بھی بدعات والحاد، سوشلزم، کمیونزم اور فتنۂ انکارِ حدیث کا مرکز بھی سرزمین روس، چین اور ہندوستان ہے اور آخری زمانے میں دجال اور یاجوج ماجوج کے فتنے بھی مشرق کی سرزمین ہی سے اٹھیں گے۔ ان میں سے اکثر فتنے قیامت کی علامات میں سے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں صاف طور پر آیا ہے اور حدیث کے راوی سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

الدجال یخرج من ارض المشرق یقال لھا خراسان، یتبعہ اقوام کان وجوھھم المجان المطرقۃ (ترمذی رقم ۲۲۳۷، ابن ماجہ رقم ۴۰۷۲)

''دجال مشرقی زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہوگا۔ اس کی اتباع کرنے والے ایسے لوگ ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے چپٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔''

مسلم کی روایت سے بھی پتا چلتا ہے کہ دجال کا خروج مشرق سے ہوگا یعنی شام اور عراق کے درمیان سے **(انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق)** (مسلم رقم ۷۳۷۳)

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
26 اکتوبر 2006ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961